دل کی بات　　　　　　سید محمد کفیل بخاری

وطن کی فکر کر ناداں!

وطنِ عزیز پاکستان کے لیے کوئی بھی ناگزیر نہیں، البتہ قوم کے لیے وطن ناگزیر ہے، ملک کے لیے آئین اور قیامِ ملک کے مقاصد سب سے اہم ہوتے ہیں، آئین اور نظریہ باقی ہے تو ملک باقی ہے اور ملک باقی ہے تو قوم باقی ہے۔ لیکن یہاں تو گنگا ہی الٹی بہہ رہی ہے، وطنِ عزیز کو جی بھر کے لوٹنے والے، قوم پر ظلم وستم کرنے والے اور ملک میں قتل و غارت گری، دہشت گردی اور بے دینی کا بازار گرم کرنے والے سیکولر شدت پسند اپنے وجود کو ملک کے لیے ناگزیر قرار دے رہے ہیں۔ سابق صدر، پیپلز پارٹی کے شریک چیئرمین مسٹر آصف علی زرداری نے کہا کہ:

’’ہمیں تنگ کیا گیا تو اینٹ سے اینٹ بجادیں گے‘‘

متحدہ قومی موومنٹ کے سربراہ الطاف حسین نے کہا کہ:

’’ایم کیو ایم کو ختم کرنا پاکستان کا خاتمہ ہے‘‘

آصف زرداری اپنے دورِ حکومت میں کس شہرت کے حامل تھے اور اب کس درجے پر ہیں؟ الطاف حسین نے اپنی جماعت متحدہ قومی موومنٹ سے کیا کام لیا؟ حکومتی ادارے ان معاملات سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ۲۴؍ جون ۲۰۱۵ء کو بی بی سی کی نشری رپورٹ میں بتایا گیا کہ متحدہ قومی موومنٹ بھارت سے امداد لیتی ہے اور اس کے کارکنوں نے بھارتی کیمپوں میں گولہ بارود اور ہتھیاروں کے استعمال کی تربیت حاصل کی ہے۔ اُدھر لندن میں الطاف حسین کے خلاف منی لانڈرنگ کے ایک مقدمہ میں تحقیقات ہو رہی ہیں۔

اینٹ سے اینٹ بجادینے کی دھمکی دینے والے سورما دانت بجا کر دبئی سدھارے اور اب دوستوں سے پوچھ رہے ہیں ’’دھکا کس نے دیا تھا‘‘ جبکہ خاکم بدہن ملک کے خاتمے کی باتیں کرنے والے کو ملک میں رہنا بھی نصیب نہیں۔ ادھر عدالتِ عظمیٰ سے نااہل ہونے والے سابق وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی کے گھر سے ترک صدر طیب اردوان کی اہلیہ کا وہ قیمتی ہار برآمد ہوا ہے جو انھوں نے سیلاب زدگان کی امداد کے لیے عطیہ دیا تھا۔ کس ڈھٹائی سے یہ لوگ نہ صرف ملک میں رہ رہے ہیں بلکہ قوم کی رہنمائی کا دعویٰ بھی ساتھ رکھتے ہیں، کوئی حد ہوتی ہے۔ اگر قیامِ ملک کے مقاصد کو نظر انداز نہ کیا جاتا، آئین پر صحیح معنوں میں عمل ہوتا اور قانون کا دوہرا معیار نہ ہوتا تو ملکی سیاست میں ایسے لوگوں کی کوئی گنجائش باقی نہ رہتی۔ آئین کی پاسداری اور اس پر عملدرآمد قیامِ پاکستان کے مقاصد کی نگہبانی اور حفاظت، ملک کے لیے ناگزیر ہے۔ سڑکیں، موٹر وے، میٹرو بس، یقیناً ملکی مفاد کے منصوبے ہیں لیکن اگر ملک کی نظریاتی اساس اور شناخت کا تحفظ ہی نہ ہو تو یہ منصوبے کس کام کے؟ آئین کے ہوتے ہوئے اس پر عمل نہ ہو، قیامِ ملک کے نظریہ و مقصد کا تحفظ نہ ہو تو ملک میں امن قائم نہیں رہ سکتا۔ ایسے حالات میں حکمرانوں کی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے، وطن کی فکر کر ناداں!